36491 ـ نماز عيد كا طريقہ

سوال

نماز عيد كا طريقہ كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

نماز عيد كا طريقہ يہ ہے كہ امام شہر سے باہر نكل كر عيد گاہ ميں لوگوں كو دو ركعت نماز پڑھائے.

عمر رضى اللہ تعالى عنہ فرماتے ہيں كہ: نماز عيد الفطر دو ركعت ہيں، اور نماز عيدالاضحى بھى دو ركعت ہيں، تمہارے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى زبان مبارك سے يہ مكمل نماز ہے قصر نہيں، جس نے افترا باندھا وہ خائب و خاسر ہوا"

سنن نسائى حديث نمبر (1420) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح نسائى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ابو سعيد رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" عيد الفطر اور عيد الاضحى كے روز نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم عيد گاہ تشريف لے جاتے اور وہاں سب سے پہلے نماز پڑھاتے"

صحيح بخارى حديث نمبر (956).

نماز عيد كى پہلى ركعت ميں تكبير تحريمہ كے بعد چھ يا سات تكبيريں كہى جائيگى اس كى دليل مندرجہ حديث عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا ہے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتى ہيں كہ:

نماز عيد الفطر اور عيد الاضحى ميں پہلى ركعت ميں سات تكبيريں اور دوسرى ركعت ميں پانچ تكبيرات ہيں جو كہ ركوع كى تكبيروں كے علاوہ ہيں"

اسے ابو داود رحمہ اللہ نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے ارواء الغلیل (639) میں صحیح قرار دیا ہے.

تکبیرات کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۃ ق کی تلاوت کرے، اور پھر دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہنے کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھے اور پھر سورۃ القمر کی تلاوت کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں یہی دو سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے.

اور اگر چاہے تو پہلی رکعت میں سورۃ الاعلی اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیۃ کی تلاوت کر لے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے عید کی نماز میں سورۃ الاعلی اور سورۃ الغاشیۃ کی تلاوت فرمائی تھی.

امام کو نماز عید میں ان سورتوں کی تلاوت کر کے سنت کا احیاء کرنا چاہیے تا کہ اگر کوئی ایسا کرے تو مسلمان لوگوں کو علم ہو کہ ایسا کرنا سنت ہے اور وہ انکار نہ کریں.

اور نماز عید کے بعد امام لوگوں کو خطبہ دے، اور خطبہ میں کچھ حصہ عورتوں کے ساتھ خاص ہو جس میں عورتوں کے احکام اور انہیں وعظ و نصیحت کی جائے، اور جس سے انہیں اجتناب کرنا چاہیے ان اشیاء سے انہیں منع کیا جائے، کیونکہ عید کے خطبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے.

دیکھیں: فتاوی ارکان الاسلام للشیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ صفحہ نمبر (398) اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 300- 316)

نماز عید خطبہ سے قبل ہونی چاہیے:

عید کے احکام میں شامل ہے کہ نماز عید خطبہ سے قبل ادا کی جائے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز عیدگاہ گئے اور خطبہ سے قبل نماز عید کی ادئیگی سے ابتداء کی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (958) صحیح مسلم حدیث نمبر (885).

اور نماز عید کے بعد خطبہ ہونے کی دلیل یہ حدیث بھی ہے کہ:

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے روز عید گاہ جایا کرتے اور وہاں نماز عید سے ابتدا

کرتے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر انہیں وصیت کرتے، اور انہیں حکم دیتے، اور اگر کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اسے روانہ کرتے، یا کسی چیز کا حکم دینا ہوتا تو اس کا حکم بھی دیتے، جبکہ سب لوگ اپنی صفوں میں ہی بیٹھے ہوتے تھے، اور پھر وہاں سے چلے جاتے"

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ:

لوگ اسی پر عمل کرتے رہے حتی کہ میں مروان ـ جبکہ وہ مدینہ کا گورنر تھا ـ کے ساتھ عید الاضحی یا عید الفطر کے روز عیدگاہ نکلے اور جب عیدگاہ پہنچے تو کثیر بن صلت نے وہاں منبر بنا رکھا تھا، اور مروان اس منبر پر نماز عید سے قبل ہی چڑھنا چاہتا تھا، میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا تو وہ مجھ سے کپڑا چھڑا کر منبر پر چڑھ گیا اور نماز عید سے قبل خطبہ دینے لگا تو میں نے اللہ کی قسم تم نے تبدیلی کر لی ہے !!! تو اس نے جواب دیا: ابو سعید جس کا تمہیں علم تھا وہ جا چکا.

تو میں نے جواب دیا: جو میں جانتا ہوں اللہ کی قسم وہ اس سے بہتر ہے جو میں نے جانتا، تو اس نے جواب دیا: نماز عید کے بعد لوگ ہماری بات نہیں سنتے تھے، تو میں خطبہ نماز عید سے قبل کر لیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (956).

واللہ اعلم .